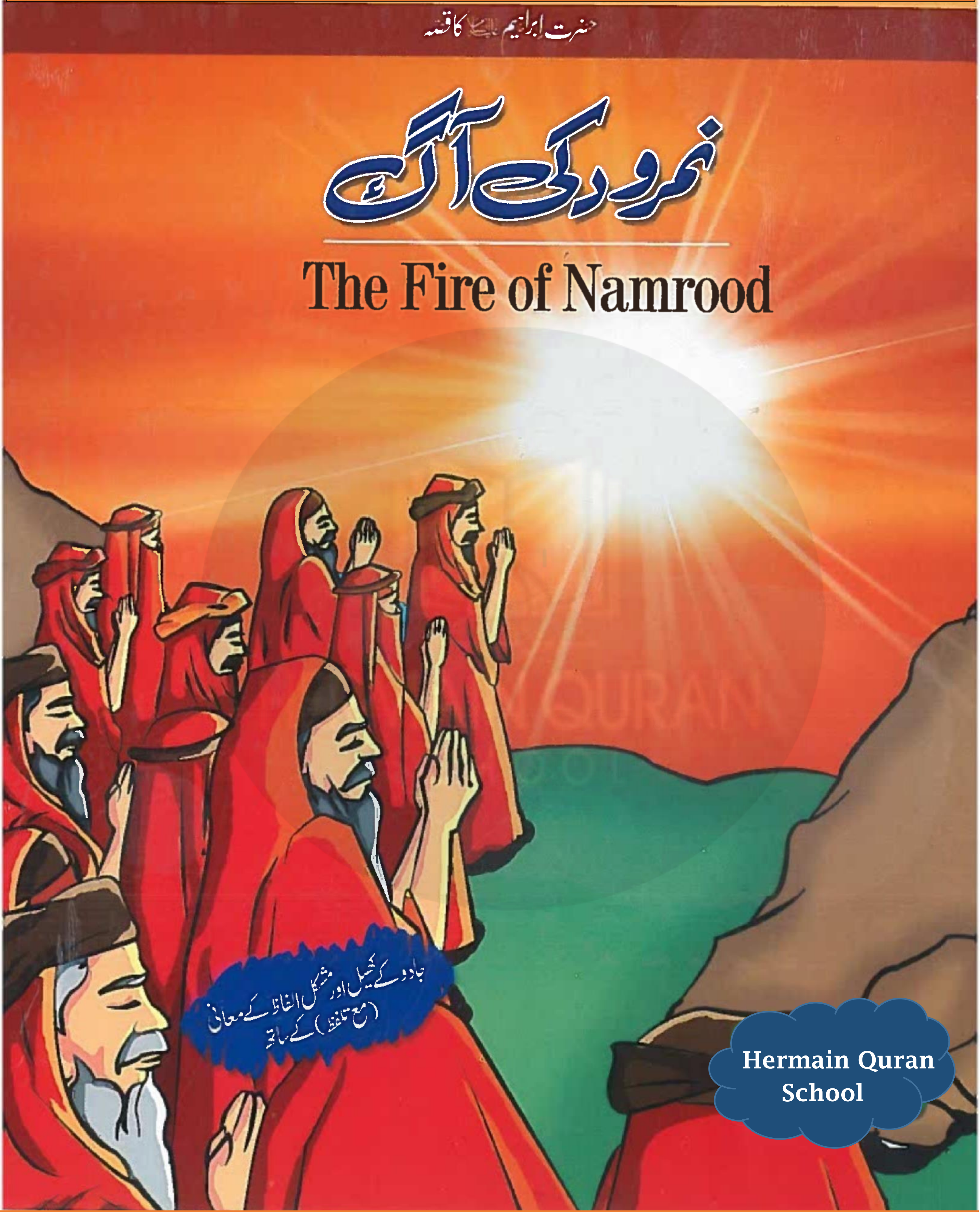

Hermain Quran School

نمرود کی آگ

بہت عرصہ پہلے کی بات ہے کہ کنعان نام کے ایک شہر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنا لڑکپن گزار رہے تھے۔ اللہ نے انہیں بڑی دانش سے نوازا تھا اور ان کے دل کو ایمان کے نور سے بھر دیا تھا۔

کنعان کے لوگ بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے۔ وہ ایک سچے خدا کے بجائے کئی دیوتاؤں کے آگے سجدہ کرتے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں لکڑی اور پتھر کے بنے ان دیوتاؤں کی عبادت کرتے ہوئے دیکھتے۔ وہ سوچتے کہ یہ بے جان بت جو اپنے چہروں پر بیٹھی مکھی تک نہیں اڑا سکتے، موت اور زندگی دینے والے کیسے ہو سکتے ہیں، لوگوں کی ضرورتیں اور خواہشیں کیسے پوری کر سکتے ہیں۔ آپ کے خاندان کے سربراہ کا نام آذر تھا جو نہ صرف بتوں کا پجاری تھا بلکہ دوسروں کی پوجا کے لئے بت بنایا بھی کرتا تھا۔ کنعان کے لوگ قدرتی مظاہر مثلاً سورج، چاند اور ستاروں کی عبادت بھی کیا کرتے تھے۔

THE FIRE OF NAMROOD

A long time ago, in a city named Kanaan, in his boyhood, lived Hazrat Ibrahim (علیہ السلام). Allah had gifted him with great wisdom and had filled his heart with the light of faith.

The people of Kanaan used to worship idols. They bowed before many gods instead of the one true God. Hazrat Ibrahim (علیہ السلام) saw them worshipping the idols made of wood and stone. He wondered how these lifeless statues, which cannot even flick a fly away from their faces, be the givers of life and death; fulfill people's needs and grant their wishes. The head of his family, his uncle Azer, was not only a worshipper of idols, but also made idols for other people to worship. People of Kanaan also worshipped objects of nature like the sun, the moon and the stars.

کئی سال گزر گئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک توانا نوجوان بن گئے۔ بتوں کی پوجا سے ان کی نفرت میں اور بھی اضافہ ہو گیا تھا۔ انہیں احساس ہو گیا تھا کہ ان بتوں، سورج، چاند اور ستاروں سے بڑھ کر بھی کوئی قوت ہے جو ہر فرد اور ہر شے سے طاقت ور اور بالاتر ہے اور انسان کے دائمی احترام اور عقیدت کے لائق ہے۔ اس قوت کا نام اللہ تعالیٰ ہے، سب سے طاقت ور، مہربان اور آسمانوں اور زمینوں کا خالق۔

ایک بار قدرتی مظاہر کی عبادت کرنے والے لوگوں سے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی بحث ہوئی۔ آپ نے کہا کہ ستارے اور چاند دن کے وقت غائب ہوتے ہیں اور جب رات آتی ہے تو سورج غروب ہو جاتا ہے۔ اگر ایسی چیزیں ایک مستقل حالت میں بھی نہیں رہ سکتیں تو پھر یہ ہماری عقیدت کی مستحق کیسے

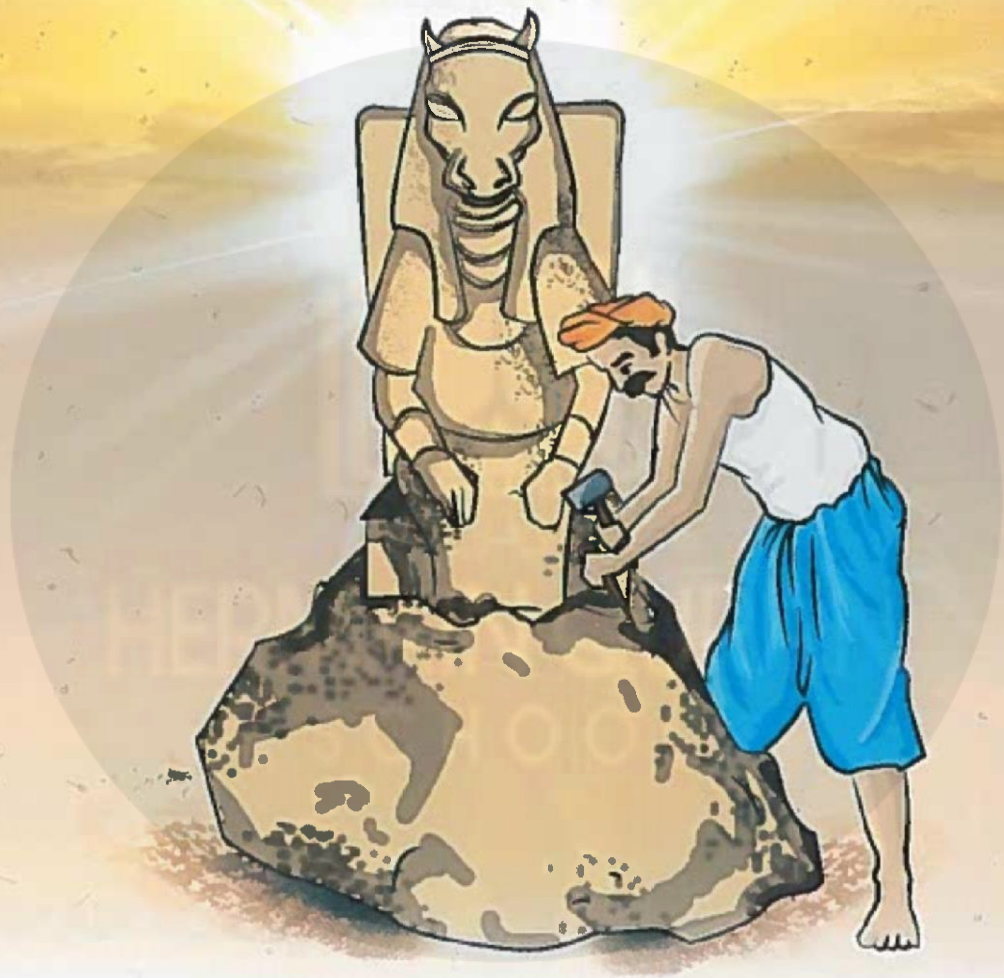

Years passed and Hazrat Ibrahim(علیہ السلام)grew up to be a strong young man. His dislike for idol-worship had grown even stronger. He had realized that there is power beyond those idols, the sun, the moon and the stars which is stronger and higher than everyone and everything and worthy of man's ever-lasting respect and devotion. The name of this power is Allah, the almighty, the merciful and the creator of the heavens and the earth.

Once, Hazrat Ibrahim(علیہ السلام)argued with the people who worshipped objects of nature. He pointed out that the stars and the moon are absent during the day and the sun sets when the night falls. How can these things be worthy of our devotion if they cannot

ہوسکتی ہیں؟ آپ نے انہیں بتایا کہ یہ چیزیں معبود نہیں بلکہ خدائے واحد و برتر کی نشانیاں ہیں جو پوری کائنات کا مالک ہے۔اسی طرح آپ نے بتوں کی پوجا کرنے والوں سے بحث کی اور انہیں بتایا کہ یہ بے جان شبیہیں اور مورتیاں کسی کو نقصان یا فائدہ نہیں دے سکتیں۔لوگوں نے آپ کے دلائل پر کان دھرنے سے انکار کردیا۔

اپنا مؤقف ثابت کرنے کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک منصوبہ بنایا۔ایک روز جب لوگ ایک میلے میں شریک ہونے کے لئے گئے ہوئے تھے،آپ سب سے بڑے معبد میں داخل ہوئے اور اپنے کلہاڑے سے سارے بتوں کو توڑ ڈالا۔سب سے بڑے بت کے علاوہ آپ نے سارے بت ٹکڑے ٹکڑے کردیئے۔اس بت کے کندھے پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا کلہاڑا رکھ دیا اور گھر چلے گئے۔

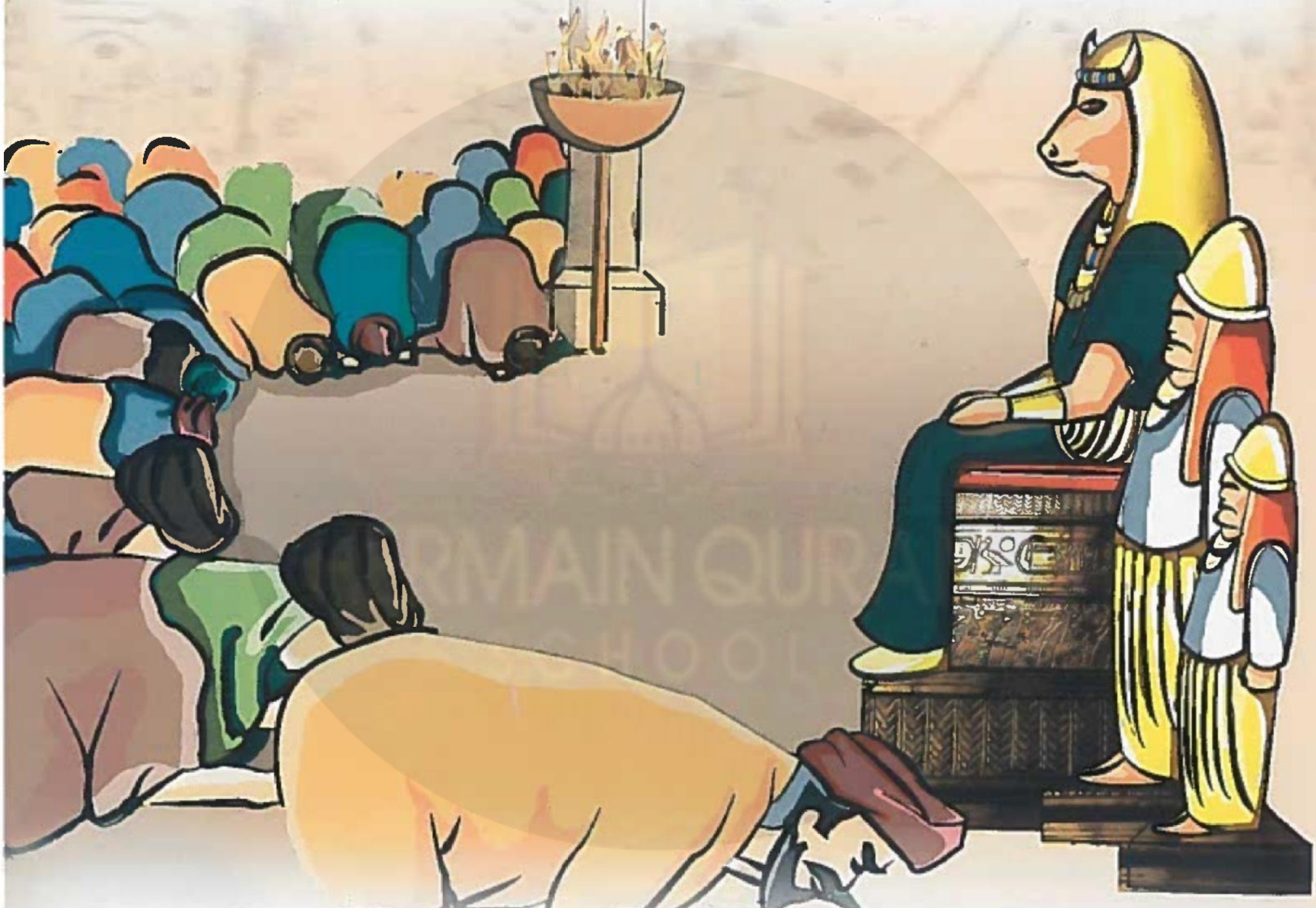

even remain in one permanent condition? He told them that these objects are not gods but they are signs of the one and only Allah Almighty who is the master of the whole universe. In the same manner he argued with the idol worshippers and told them that these lifeless images and idols cannot harm or benefit anyone. The people refused to listen to his arguments.

To prove his point, Hazrat Ibrahim (علیہ السلام) devised a plan. One day, when the people of the city had gone off to celebrate a festival, he entered the largest temple and broke down every idol with his axe. He reduced every idol to pieces except the biggest one. On the shoulder of this idol, Hazrat Ibrahim (علیہ السلام) placed his axe and went home.

جب لوگ معبد واپس آئے تو انہوں نے ایک بت کے سوا سب کو پاش پاش دیکھا۔ یہ دیکھ کر انہیں بہت غصہ آیا۔ آپس میں مختصر سی گفتگو کے بعد وہ اس نتیجے میں پر پہنچے کہ صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی ایسا کام کر سکتے ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ بتوں اور قدرتی مظاہر کی عبادت کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلوایا۔ جب آپ پہنچے تو انہوں نے آپ سے اس واقعے کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ انہیں باقی بچ رہنے والے بت سے سوال پوچھنا چاہئے۔ کلہاڑا اس کے کندھے پر ہے اور یقیناً باقی بتوں کو اسی نے توڑا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ بت اپنی جگہ سے ذرا سی جنبش بھی نہیں کر سکتا لہٰذا ایسا کوئی کام اس کے بس سے باہر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا تب بت سے پوچھا جانا چاہئے کہ دوسرے بتوں کو کس نے توڑا ہے کیونکہ یہ تمام وقت یہاں موجود رہا ہے۔ جو کچھ بھی ہوا، اس کی آنکھوں کے عین سامنے ہوا۔

When the people came back to the temple, they found every idol except one broken into pieces. The sight angered them greatly. After a brief discussion among themselves, they concluded that only Hazrat Ibrahim (عليه السلام) can do such a thing as he always used to oppose the worship of idols and the objects of nature. They called for Hazrat Ibrahim(عليه السلام). When he arrived, they questioned him about the incident. Hazrat Ibrahim(عليه السلام)said that they should question the one remaining idol. It had the axe on its shoulder and surely the other idols were broken by it. The people said that the idol could not move an inch from its spot and hence unable to do such a thing. Hazrat Ibrahim said then the idol should be asked who had broken the other idols as it was present here all the time. Whatever happened must have happened right before its eyes.

اس پر لوگوں نے جواب دیا کہ کوئی بت بول، سن یا دیکھ نہیں سکتا لہٰذا یہ نہیں بتا سکتا کہ اس سب کا ذمہ دار کون ہے۔
اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ ''تو پھر تم کسی ایسی چیز کی عبادت کیوں کرتے ہو جو نہ حرکت کر سکتی ہے، نہ سن سکتی ہے، نہ بول سکتی ہے اور نہ دیکھ سکتی ہے؟ تم ایسی چیز کی عبادت کیوں کرتے ہو جو اپنی حفاظت بھی نہیں کر سکتی؟ تم کیسے توقع کر سکتے ہو کہ یہ تمہیں نقصان سے محفوظ رکھے گا یا تمہیں کوئی فائدہ دے گا؟''
آپ کے جوابات سے ثابت ہو گیا کہ واقعی آپ ہی بتوں کی توڑ پھوڑ کے ذمہ دار ہیں۔ آپ کو گرفتار کر لیا گیا اور شہر کے حکمران کے سامنے پیش کیا گیا۔
حکمران کا نام نمرود تھا۔ اس نے اپنے خدا ہونے کا اعلان کر رکھا تھا اور لوگ اس کی پوجا بھی کیا کرتے تھے۔

At this, the people replied that an idol cannot speak, listen or see and so it cannot say who was responsible for all this.
At this, Hazrat Ibrahim(عليه السلام)said, “then why do you worship something that cannot move, listen, speak or see? Why do you worship something that cannot protect itself? How do you expect it to protect you from harm or benefit you in any way?”
His answer proved that he indeed was responsible for the demolition of the idols. He was arrested and brought before the ruler of the city. The ruler was named Namrood. He had declared himself to be god and people used to worship him too.

واقعے کے بارے میں سننے کے بعد نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ان کے عقائد کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا کہ میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں جو ہر طرح کی زندگی عطا کرتا ہے اور ہر ایک کی موت کا دینے والا ہے۔ نمرود نے اپنی خدائی کا دعویٰ کیا اور کہا کہ میں بھی زندگی دے سکتا ہوں اور موت کا سبب بن سکتا ہوں۔ اپنا دعویٰ سچ ثابت کرنے کے لئے اس نے سزائے موت پانے والے ایک قیدی کو بری کر دیا اور ایک بے گناہ انسان کو قتل کروا ڈالا۔

اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ ''میرا اللہ سورج کو مشرق سے نکالتا اور مغرب میں غروب کرتا ہے۔ اگر تمہیں خدائی کا دعویٰ ہے تو پھر سورج کو مغرب سے نکالو اور مشرق میں غروب کر کے دکھاؤ۔''

After hearing about the incident, Namrood questioned Hazrat Ibrahim (علیہ السلام) about his beliefs. Hazrat Ibrahim (علیہ السلام) told him that he believes in Allah who is the giver of all life and every death. Namrood claimed to be god and said that he could also give life and cause death. To prove his claim, he pardoned a prisoner who was sentenced to death, and then had an innocent man killed.

At this Hazrat Ibrahim (علیہ السلام) said, "My Allah raised the sun from the east and sets it in the west. If you are god, as you claim, then raise the sun from the west and set it in the east."

آپ کے جواب نے نمرود کو لاجواب کر دیا۔ وہ بے حد شرمندہ بھی ہوا اور اسے طیش بھی آیا۔ غیظ کے عالم میں اس نے حکم دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زندہ جلا دیا جائے۔ کئی روز تک جلانے کی لکڑیاں اکٹھی کی جاتی رہیں اور پھر ایک بہت بڑا الاؤ تیار کیا گیا۔ اس آگ کی تپش اتنی زیادہ تھی کہ کوئی اس کے نزدیک نہیں جا سکتا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پتھر پھینکنے والی منجنیق میں رکھ کر دور سے آگ میں پھینک دیا گیا۔

اللہ کی رحمت سے آگ ٹھنڈی ہوگئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ کچھ وقت آگ میں گزارنے کے بعد آپ خود ہی باہر نکل آئے۔ آپ کے ایک بال تک کو آگ نے چھوا نہ تھا۔

His answer left Namrood speechless. He was deeply ashamed and angered. In his rage, he ordered to burn Hazrat Ibrahim (علیہ السلام) alive. The firewood was collected for several days and then a huge bonfire was prepared. The heat from the fire was so much that nobody could go near it. Hazrat Ibrahim (علیہ السلام) was put into a catapult and thrown into the fire from a long distance.

By the grace of God, the fire cooled down and Hazrat Ibrahim (علیہ السلام) remained unharmed. After spending some time in the fire, he walked out on his own. Not a hair on his head was touched by fire.

اس معجزے نے کئی لوگوں کے دل پھیر دیئے۔ وہ اللہ پر ایمان لے آئے اور بت پرستی ترک کر دی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام لوگوں کو اللہ کی طرف آنے کی دعوت دیتے رہے اور آہستہ آہستہ آپ کا پیغام پوری سلطنت میں پھیل گیا۔

یہ قصہ ہمیں بتایا کہ جب ہم پورے دل اور روح کے ساتھ اللہ پر ایمان لے آتے ہیں اور اپنی تمام محبت اور عقیدت اس کے لئے وقف کر دیتے ہیں تو اس کی رحمت ہمیں گھیر لیتی ہے، مصائب کی آگ ٹھنڈی پڑ جاتی ہے اور اطمینان و مسرت کی ٹھنڈی ہوا ہماری دائمی رفیق بن جاتی ہے۔

This miracle turned many people's hearts. They declared their faith in Allah and renounced idolatry. Hazrat Ibrahim(عليه السلام)continued calling people to Allah and slowly his message spread through the whole kingdom.

This story tells us that when we believe in Allah with our whole heart and soul and devote all our love and respect to Him, His grace embraces us. The fire of hardships cools down and cool breeze of contentment and happiness becomes our constant companion.